سلسلہ عالیہ چشتیہ

مناقبُ المحبوبین

تذکرہ حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہارویؒ حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ

تالیفِ لطیف

حاجی نجم الدین سلیمانیؒ

حسبِ ارشاد

حضرت خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ -

مکمل اُردو ترجمہ

پروفیسر افتخار احمد چشتی

چشتیہ اکیڈمی

فیصل آباد - پاکستان

ناشر	ـــــــــ	چشتیہ اکادمی فیصل آباد
طابع	ـــــــــ	حسن شبیر پرنٹرز۔ لاہور
طباعت	ـــــــــ	آفسٹ، سفید کاغذ۔ مجلّد
ضخامت	ـــــــــ	۷۲۰ صفحات $\frac{۲۳ \times ۳۶}{۱۶}$
تعداد	ـــــــــ	۵۰۰ (پانچسو)
قیمت	ـــــــــ	۱۲۰ روپے (ایک سو بیس روپے)
سالِ اشاعت	ـــــــــ	سنہ ۱۴۰۸ھ (سنہ ۱۹۸۷ء)

یکے از مطبوعاتِ چشتیہ اکادمی

ناشر

میاں ھارون احمد چشتی

مینجر: مکتبہ الفوائد۔ فرحت منزل چنیوٹ بازار فیصل آباد (پاکستان)

ٹیلی فون:۔ ۲۸۸۵۵

سلطانِ تارکاں، برہانِ عارفاں، دلیلِ واصلاں، محبوبُ الرحمٰن حبیبُ السبحان

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام خواجہ محمد سلیمانؒ ہے اور آپ کی والدہ کا نام بی بی زلیخا ہے۔ آپ کے والد کا نام زکریا بن عبدالوہاب بن عمر خاں بن خان محمد تھا۔ آپ افغان تھے اور قوم جعفر سے تھے جو قبیلہ رملانی کی شاخ تھی۔ اس قبیلہ کے جدِ امجد رحیم داد خاں جعفر تھے جن کے نام سے قبیلہ کا نام رحیمدانی مشہور ہو گیا۔ اور بعد میں رحیمدانی کی حاء کو حذف کر دیا گیا تو رملانی رہ گیا۔ یہ رملانی در اصل رحیمدانی کا مخفف ہے۔ بعض نے آپ کے قبیلہ کا نام سالارانی بھی لکھا ہے۔

آپ کا مولد اور وطن مالوف موضع گڑگوجی ہے جو کوہ درگ میں واقع ہے یہ پہاڑ تونسہ شریف سے مغرب کی طرف تیس کوس کے فاصلہ پر ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد اسی موضع مذکور میں رہتے تھے۔ اور آپ کی ولادتِ باسعادت بھی اسی موضع میں ہوئی تھی۔

آپ کا ایک بڑا بھائی تھا جس کا نام یوسف تھا۔ جو عین جوانی میں نکاح سے قبل ہی فوت ہو گئے تھے۔ اُن کی قبر گڑگوجی میں ہے۔ آپ کی چار بہنیں تھیں۔ (۱) بی بی حلیمہ جن کا نکاح اسماعیل جعفر سے ہوا تھا۔ اُن کا ایک بیٹا تھا جس کا نام محمد عرف مٹڈر تھا۔ (۲) ملی بی بی تھا جن کے شوہر کا نام الیاس جعفر تھا اور اُن کا بیٹا محمد گوکڑا تھا (۳) بی بی فاطمہ جن کے شوہر کا نام محمد جعفر تھا اور اُن کے بیٹے کا نام اخون محمد عمر تھا۔ (۴) بی بی بائی جن کے شوہر کا نام ابراہیم جعفر تھا۔ اُن کے بیٹوں کے نام نور محمد۔ عبدالرحمٰن۔ جو آپ کا داماد تھا۔ اور محمد عرف مٹڈی تھے۔ یعنی آپ کی ان چار بہنوں سے اولاد کثیر تھی، جو تونسہ شریف میں آپ کے قرب و جوار میں سکونت پذیر ہے۔

منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت صاحبؒ عرس قبلہ عالمؒ کے سفر میں ایک منزل پر قیام پذیر تھے کہ احمد پور کا نواب بہاول خاں جو حضرت صاحبؒ کا مرید تھا۔ عین مراقبہ کی مشغولی میں آیا اور گلے میں رومال ڈال کر کھڑا ہو گیا۔ حضرت صاحبؒ نے جب کچھ دیر کے بعد مراقبہ سے سر اٹھایا اور آنکھیں کھولیں اور اسے اس حالت میں کھڑے دیکھا تو فرمایا کہ نواب صاحب آج اِس حالت میں کیسے کھڑے ہو۔ اُس نے عرض کیا کہ قبلہ ایک فریاد رکھتا ہوں اگر قبول فرمائیں۔ فرمایا کہو کہ وقتِ اجابت ہے۔ کہنے لگا کہ محمد یعقوب میرا وزیر ہے وہ میرا خیر خواہ ہے اس کی وجہ سے میں اپنے ملک کے انتظام سے بے فکر ہوں۔ اس کی اولاد نہیں ہے۔ دعا فرمائیں کہ حق تعالےٰ اِسے اولاد دے۔ حضرت صاحبؒ نے اس کے لئے دعا کی۔ یہاں تک کہ اسے تین بیٹے دیئے اور اب تک اس کی اولاد باقی ہے۔ کاتب الحروف کہتا ہے کہ ایک رات نمازِ مغرب وعشاء کی درمیانی مصروفیات سے فراغت کے بعد حضرت صاحبؒ ذرا لیٹے ہوئے تھے۔ فقیر بھی حاضر تھا۔ اہلِ دنیا کے قرب کا ذکر چلا۔ آپ نے فرمایا کہ چاہے کوئی کتنا ہی دنیا داروں، بادشاہوں، وزیروں اور نوابوں وغیرہ کے قریب ہو جائے اس کے دنیا و دین دونوں برباد ہو جاتے ہیں۔ اور جو کوئی اہل اللہ و اولیاء اللہ کا قرب حاصل کرے۔ دنیا و دین دونوں اچھے ہو جاتے ہیں۔ پھر دونوں قربوں کی مثال دی۔ فرمایا کہ ایک دفعہ نواب بہاول خاں کو دیکھا کہ رومال گلے میں ڈالے میرے سامنے کھڑا ہے۔ میں نے کہا نواب صاحب اِس حالت میں کیوں کھڑے ہو۔ کہنے لگا کہ میرے وزیر محمد یعقوب کے اولاد نہیں ہے۔ اس کے لئے دعا کریں تاکہ اولاد ہو جائے۔ فرمایا کہ یعقوب اِس قرب درجہ پر تھا کہ خود اس کا آقا اس کے واسطے میرے سامنے دست بستہ کھڑا تھا۔ آخر اس کا نتیجہ ملا کہ چند دنوں کے بعد بہاول خاں اس کی بیوی پر عاشق ہو گیا۔ یعقوب کو قتل کرا دیا اور شہر کے باہر پھینک دیا۔ دفن بھی نہ کرنے دیا اور اس کی عورت کو اپنے تصرف میں لے آیا۔ یہ ہے اہلِ دنیا کا قرب کہ کیا پھل ملا۔ البتہ اولیائے اللہ کا قرب یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ کوچہ تنگ سے جا رہے تھے ایک مرید فاسق فاجر اس کوچہ میں اپنی محبوبہ کے لئے کھڑا تھا۔ حضرت الشیخؒ کا دامن اس فاسق پر پڑ گیا۔ جب قوت

ہوا۔ اس کو خواب میں دیکھا گیا۔ کہ بہشت میں ہے۔ پوچھا کہ تمہیں اِس فسق و فجور کے ہوتے ہوئے یہ نعمت کہاں سے ملی۔ کہنے لگا کہ ایک دن شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کا دامن میرے بدن کیساتھ لگ گیا تھا۔ حق تعالیٰ نے اس دامن کے طفیل مجھے بخش دیا۔ فرمایا سبحان اللہ وہ حضرت شیخؒ کا نہ مرید تھا اور نہ دوست داشتہ محض اتنا سا قرب اسے حاصل ہوا تھا۔ کہ صرف اس کے بدن کو حضرت شیخؒ کا دامن چھوا تھا اس قرب کا اِسے کیا پھل ملا۔ اور جو کسی اہل اللہ کا مرید ہو اور اس سے عشق و محبت میں مبتلا ہو تو پھر اس کے لئے کیا کیا نعمتیں ہیں۔ بیان نہیں ہو سکتیں۔

؎ گر نیک ایم پریشاں گیرند در بدما ہم بہ پریشاں بخشند

خیندم کہ در روز نا امید و بیم بدانرا بہ نیکاں بہ بخشند کریم

میاں غلام رسول خاں صاحب ماکوافغان کہتے تھے کہ میں نے میاں صالح محمد مرحوم کی زبان سے سنا تھا وہ فرماتے تھے کہ میں ایک دفعہ حضرت صاحبؒ کے ساتھ مولانا نور محمد نارووالہ صاحبؒ کے عرس پر حاجی پور گیا تھا۔ جب عرس سے فارغ ہو کر سنگھڑ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ تو حضرت قبلۂ عالم مہارویؒ کے مریدوں میں سے ایک سید تھے۔ انہوں نے حضرت صاحبؒ کی دعوت کردی۔ حضرت غوثِ زمانؒ اس مرید کے گاؤں کی طرف جا رہے تھے اور ہم سب آپ کے ہم رکاب تھے۔ راستہ میں پانی کا نالہ تھا۔ عبور کیا۔ حضرت نارووالہ صاحبؒ کے مریدوں میں سے ایک شخص حضرت غوثِ زمانؒ کے ایک مرید سے گفتگو کر رہا تھا۔ وہ کہتا تھا حضرت نارووالہ صاحبؒ کے درجہ تیرے پیر صاحب سے زیادہ اعلیٰ و افضل ہے اور تمہارا پیر جو میرے پیر کے عرس پر آتا ہے فیض حاصل کرنے آتا ہے۔ حضرت صاحبؒ قریب ہی تھے اس شخص کی یہ بات حضرت صاحبؒ کے کان میں پڑی۔ فرمایا اے میرے عزیز میں اپنے پیر بھائی سے محبت کی بنا پر عرس پر آتا ہوں۔ ورنہ مجھے اِن سے فیض کی حاجت نہیں۔ حضرت قبلۂ عالمؒ نے مجھ پر اتنا زیادہ کرم کیا ہے کہ کسی دوسرے کا محتاج نہیں رہنے دیا اور نہ کسی سے میں کوئی حاجت رکھتا ہوں۔ میرے نزدیک نارووالہ صاحبؒ اِس شاہ صاحبؒ کی طرح ہیں جن کے گھر ہم دعوت کھانے جا رہے ہیں۔ اس لئے کہ سید صاحب بھی میرے پیر